

سورة الانفال رکوع نمبر 5:

(آیت نمبر 38 تا 44)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَضَتْ	گزر چکی	يَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کا دن
الْعُدُوَّةَ الْقُضُوٰى	اس جانب، اس جانب اس کنارے	الزَّكْب	قافلہ
يَقْلِلْ	کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے	الْعُدُوَّةَ الدُّنْيَا	وادی کے اس جانب و کنارے
لَفْشَلْنٰمْ	تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے		

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	اِنْ	يَنْتَهُوْا	يَغْفِرْ لَهُمْ	مَا
کہہ دو	ان لوگوں کو جو	کافر ہیں	اگر	وہ باز آ جائیں	معاف کر دیا جائے گا ان کے لیے	جو

(اے پیغمبر ﷺ) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آ جائیں تو جو ہو چکا انہیں معاف کر دیا جائے گا۔

قَدْ سَلَفَ	وَ اِنْ يَّعُوْذُوْا	فَقَدْ	مَضَتْ	سَنَّتْ	الْاَوَّلِيْنَ	38	وَ قَاتِلُوْهُمْ
پہلے ہو چکا	اور اگر وہ پھر کریں گے	تو بے شک	جاری ہو چکا	طریقہ	اگلے لوگوں کا	اور ان لوگوں سے	اور ان لوگوں سے

اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا) (38) اور ان لوگوں سے لڑتے رہو

حَتّٰى	لَا تَكُوْنُوْا	فِتْنَةً	وَّ يَكُوْنُوْا	الدِّيْنِ	كُلُّهُ	لِلّٰهِ
یہاں تک کہ	نہ رہے	فساد	اور ہو جائے	دین	سب	اللہ

یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

فَاِنْ	اَنْتَهُوْا	فَاِنْ	اَللّٰهُ	بِمَا	يَغْمِلُوْنَ	بَصِيْرٌ	39
پس اگر	وہ باز آ جائیں	تو بے شک	اللہ	اس کو جو	وہ کرتے ہیں	دیکھنے والا ہے	

اور اگر باز آ جائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ (39)

وَ اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْا	اَنَّ اللّٰهَ	مَوْلٰكُمْ	نِعْمَ	الْمَوْلٰى
اور اگر	وہ روگردانی کریں	تو جان لو	کہ اللہ	حمایتی	کیا ہی اچھا	حمایتی

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے

وَ نِعْمَ	النَّصِيْرُ	40	وَ اعْلَمُوْا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ	مِنْ شَيْءٍ	فَاَنْ
اور بہت اچھا	مددگار		اور جان رکھو	کہ جو	تمہیں مال غنیمت ملے	کوئی چیز	تو بے شک

(اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔ (40) اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت کے طور پر لاؤ۔

لِلّٰهِ	خُمْسُهُ	وَلِلرَّسُوْلِ	وَلِلَّذِيْنَ	وَالْيَتَامٰى	وَالْمَسْكِيْنَ
اللہ کے لیے ہے	پانچواں حصہ	اور رسول کے لیے	اور اہل قربات کے لیے	اور یتیموں	اور محتاجوں
وَ اِلٰى السَّبِيْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ	اَمْنْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَمَا
اور مسافروں (کے لیے)	اگر	ہو تو	ایمان	اللہ پر	اور جو

سورة الانفال رکوع نمبر 5

قرآن مجید

اس میں سے پانچواں حصہ خدا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے، اور اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو

عَلَى	عَبْدِنَا	يَوْمَ الْفُرْقَانِ	يَوْمَ	التَّقَى	الْجَمْعِ	وَاللَّهِ
پر	اپنے بندے	فرق کرنے کے دن	جس دن	بھڑکیں	دو فوجیں	اور اللہ
جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مٹھ بھڑ ہو گئی اپنے بندے (محمد A) پر نازل فرمائی						
عَلَى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيرٍ (41)	إِذْ	أَنْتُمْ	بِالْعُدُوِّ
پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	جس وقت	تم	ناکے پر

اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ((41 جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے

الدُّنْيَا	وَهُمْ	بِالْعُدُوِّ	الْقُصَى	وَالرَّحْبِ	أَسْفَلَ	مِنْكُمْ
دنیا کے	اور وہ	ناکے پر	دور کے	اور قافلہ	نیچے	تم سے

اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تھا

وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ	لَا خِيفَتُمْ	فِي الْمِينَةِ	وَلَكِنْ	لَيَقْضِيَنَّ	اللَّهُ	أَمْرًا
اور اگر تم قرارداد کر لیتے	تم میں اختلاف ہو جاتا	وقت معین میں	اور لیکن	جو منظور تھا	اللہ کو	کام

اور اگر تم (جنگ کے لئے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو

كَانَ	مَفْعُولًا	لِيَهْلِكَ	مَنْ هَلَكَ	عَنْهُمْ بَيِّنَةً	وَيَخْبِيَنَّ	مَنْ حَىٰ
تھا	ہو کر رہنے والا	تا کہ ہلاک ہو	جو ہلاک ہو	دلیل پر	اور زندہ رہے	جو زندہ رہے

کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے۔ تا کہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے، اور جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے۔

عَنْهُمْ بَيِّنَةً	وَأَنَّ اللَّهَ	لَسَمِيعٌ	عَلِيمٌ (42)	إِذْ يُرِيكُمْ	اللَّهُ	فِي مَنَاصِكٍ
دلیل	اور بے شک اللہ	یقیناً سننے والا	جاننے والا ہے	جب تمہیں دکھایا ان کو	اللہ نے	تمہاری خواب میں

اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنا جانتا ہے۔ ((42 اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں

قَلِيلًا	وَلَوْ أَرَادْتُمْ	كَثِيرًا	لَفُشِلْتُمْ	وَلَتَنَزَّاعْتُمْ	فِي الْأَمْرِ	وَلَكِنْ
کم کر کے	اور اگر وہ تمہیں دکھاتا اٹھیں	زیادہ کر کے	تم بزدل پڑ جاتے	اور آپس میں جھگڑتے	کام میں	اور لیکن

کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا، اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن

اللَّهُ	سَلَّمَ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ	يَذَاتِ	الضُّدِّ (43)	وَإِذْ
اللہ	بچالیا	بے شک وہ	جاننے والا	ساتھ	سینوں والی (باتیں)	اور جب

خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بے شک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔ ((43 اور اس وقت جب

يُرِيكُمْهُمْ	إِذْ	التَّقِيْتُمْ	فِي	أَغْنِيَكُمْ	قَلِيلًا	وَيَقْلِلْكُمْ
اس نے تمہیں ان کو	جب	تم آمنے سامنے ہوئے	میں	آنکھیں تمہاری	تھوڑا	اور تھوڑا دکھایا تمہیں
دکھایا						

تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی

فِي	أَغْنِيَهُمْ	لَيَقْضِيَنَّ	اللَّهُ	أَمْرًا	كَانَ	مَفْعُولًا
میں	ان کی آنکھوں	تا کہ کر ڈالے	اللہ	کام	تھا	ہو کر رہنے والا

نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تا کہ خدا کو جو کام کرنا منظور تھا اسے کر ڈالے۔

وَالْيَ	اللَّهُ	تُزَجِّعُ	الْأُمُورَ (44)
---------	---------	-----------	-----------------

اور طرف	اللہ کی	لوٹائے	سب کام
---------	---------	--------	--------

اور سب کاموں کا رجوع اللہ کی جانب ہے۔ (44)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 38

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا اِنْ يَنْتَهُوا يَغْفِرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَعْزُذُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِينَ ۝

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا)۔
مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں حضور ﷺ کو فرمایا جا رہا ہے کہ یہ لوگ پچھلی امتوں کے حالات بار بار سن چکے ہیں، انہیں معلوم ہے کہ ان امتوں نے جب اپنے انبیاء کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا کہ آج ان کا نام و نشان تک باقی نہیں۔ آپ ﷺ کفار کو تنبیہ کریں کہ وہ اپنے برے افعال سے باز آجائیں، اسلام اور اطاعت قبول کر لیں، رب کی طرف جھک جائیں تو ان سے جو برے اعمال ہو چکے ہیں سب معاف کر دیئے جائیں گے۔ ورنہ سابقہ اقوام کی طرح ان کو بھی عذاب الہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آیت نمبر 39

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَاِنْ اَنْتَهُوا فَاِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ترجمہ: اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ حق کی سر بلندی تک باطل سے لڑتے رہو۔ یہ لڑائی اس وقت تک جاری رہنی چاہئے جب تک ہر طرف دین اسلام کا بول بالا نہ ہو جائے۔ ہر طرف اللہ کی فرمانبرداری، وعدل و انصاف کا قیام ہونے تک، ظلم و ستم اور نافرمانی کے خاتمے تک اللہ کی راہ میں قربانیاں دی جائیں۔ حق کی سر بلندی کی کوشش ایک جہد مسلسل ہے، اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس کی راہ پر چلانے میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک باطل کو شکست نہ ہو جائے۔ اور جو بھی اعمال یہ کرتے ہیں کہ اللہ کی ذات براہ راست ان کا مشاہدہ کر رہی ہوتی ہے۔

آیت نمبر 40

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مُوَلِّوْا لَكُمْ طَنِعَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَنِعَمَ النَّصِيْرِ ۝

ترجمہ: اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مومنین سے خطاب کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ اگر کفار امن کا وعدہ کرنے کے باوجود روگردانی کریں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں کہ یہ لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے جس طرح اللہ نے غزوہ بدر میں تمہاری سرپرستی اور مدد کی ہے۔ آئندہ جب بھی ضرورت پیش

قرآن مجید

سورۃ الانفال رکوع نمبر 5

آئی تو کفر کے مقابلے میں اللہ کی مدد ملتی رہے گی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خدا کی مدد اور حمایت پر بھروسہ کر کے جہاد کریں۔ کفار کی کثرت اور ساز و سامان سے مرعوب نہ ہوں۔ جیسے ”جنگ بدر“ میں پوری انسانیت نے دیکھا کہ خدا نے مسلمانوں کی امداد اور حمایت کتنے اچھے انداز سے کی۔

آیت نمبر 41

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ □ يٰ فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ
ترجمہ: اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت کے طور پر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور اہل قربت کا اور یتیموں کا اور
محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مال غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں۔ مال غنیمت کے پانچ حصے کر کے چار حصے تو ان مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں گے جنہوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ پانچواں حصہ، جسے عربی میں خمس کہتے ہیں، اس میں سے کچھ مال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے کی راہ میں یعنی مفاد عامہ کے دیگر کاموں میں خرچ کیا جائے گا۔ کچھ حصہ آپ ﷺ کے رشتہ داروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے کام آئے گا، اور دیگر مال یتیموں اور مسکینوں، مسافروں کی مالی مدد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حصہ معاشرے کی اجتماعی بہبود میں صرف کر کے واپس معاشرے ہی کو لوٹا دیا جاتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی ہر کسی سے اور ہر اعتبار سے غنی و بے نیاز ہے، اور رسول ﷺ کا حصہ بھی اصل میں دین حق کی سربلندی اور لوگوں کی بہبود ہی کے کام آتا تھا۔

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّقِيٍّ الْجَمْعِ ط وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ □ يٰ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں
مٹھ بھٹ ہو گئی اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔
مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ مال غنیمت کے جو احکام اہل ایمان کو دیئے گئے ہیں، اگر وہ واقعی ایمان رکھتے ہیں تو ان پر عمل کریں۔ کسی نے اگر اپنی من مانی کی تو وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔ غزوہ بدر کے دن کو یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔ یہ یوم الفرقان اس لحاظ سے تھا کہ اس دن مسلمانوں اور کفار کے درمیان معرکہ نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ حق کس فریق کے ساتھ ہے اور باطل پر کونسا فریق ہے۔ اور ان جمیع سے مراد مسلمانوں اور کافروں کے دو گروہ ہیں۔

آیت نمبر 42

اِذَا نْتُمْ بِالْعُدُوِّ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدُوِّ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبِ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ط وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَا تَخْتَلَفْتُمْ فِى الْمِيْعَدِ □ لَا وَلٰكِنْ

لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا

ترجمہ: جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا اور اگر تم (جنگ کے لئے) آپس

قرآن مجید

سورة الانفال رکوع نمبر 5

میں قرار دے کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے۔
مفہوم:

اس آیت کریمہ میں قریب کے ناکے سے مراد وہ سمت ہے جو مدینہ کی طرف تھی اور قسویٰ کہتے ہیں دور کو۔ کافر اس کنارے پر تھے جو مدینہ سے دور تھا۔ اس سے مخالف سمت ہے جو مکہ کی طرف تھی۔ جنگ بدر اتفاقاً واقع ہوئی تھی یعنی مسلمان جب مدینہ سے نکلے تو جہاد کی غرض سے نہیں بلکہ تجارتی قافلہ پر حملہ کی غرض سے نکلے تھے۔ اسی وجہ سے غزوہ بدر سے پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں پر کوئی مواخذہ نہیں اور کافر اس غرض سے نہیں نکلے تھے کہ جنگ لڑیں گے بلکہ اپنے قافلہ کو بچانے کی غرض سے نکلے تھے۔ اب اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ وہ قافلہ تو بچ کر نکل آیا۔ اس طرح دونوں لشکروں کی آپس میں جنگ ہو گئی، اور یہ سب کچھ اللہ کی مشیت کے مطابق ہو رہا تھا۔ التَّوَكُّب سے مراد تجارتی قافلہ ہے جو ابوسفیان کی قیادت میں شام سے مکہ جا رہا تھا اور جسے حاصل کرنے کے لئے ہی دراصل مسلمان اس طرف آئے تھے۔ یہ پہاڑ سے بہت دور مغرب کی طرف نشیب میں تھا، جب کہ بدر کا مقام، جہاں جنگ ہوئی، بلندی پر تھا۔ یہاں یہ بات بھی واضح کی جا رہی ہے کہ اگر جنگ کے لئے باقاعدہ دن اور تاریخ کا ایک دوسرے کے ساتھ وعدہ یا اعلان ہوتا تو ممکن تھا کہ کوئی فریق لڑائی کے بغیر ہی پسپائی اختیار کر لیتا لیکن چونکہ اس جنگ کا ہونا اللہ نے اپنے ہاں لکھ رکھا تھا اس لئے ایسے اسباب پیدا کر دئے گئے کہ دونوں فریق بدر کے مقام پر ایک دوسرے کے مقابل بغیر پیشگی



Free Ilm .Com

وعدہ و عید کے، آمنے سامنے ہوں اور یہ جنگ واقع ہو۔

قرآن مجید

سورة الانفال رکوع نمبر 5

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيِيَ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ﴿٥﴾ طَوَّانَ اللَّهُ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦﴾

ترجمہ: تاکہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے۔
مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ غزوہ بدر کا مقصد حق کا بول بالا اور باطل کی شکست تھا، اس لئے ایسے حالات پیدا کر دئے گئے کہ جنگ کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔ اس جنگ میں کفار کو اتنی واضح شکست ہوئی کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہی۔ اب اگر کوئی اسلام قبول کر کے ہمیشہ رہنے والی زندگی حاصل کرتا ہے تو اس کے پاس حق کو قبول کرنے کی دلیل موجود ہے اور اگر کوئی کفر سے چمٹا رہنا چاہتا ہے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب باتوں کو سنتا ہے اور اسے ہر عمل کی معلومات ہیں۔

آیت نمبر 43

إِذْ يَرْيَكُهُمُ اللَّهُ فِي مَنَايِكٍ قَلِيلًا طَوَّانَ لَوْ أَرَادْنَا أَنْ نَمُوتَهُمْ كَثِيرًا لَفَاشَلْنَاهُمْ وَنَتَنَزَّاهُ عَنْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ طَانَهُ عَلِيمٌ ﴿٦﴾

الصدور

اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کی تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے۔ لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بیشک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ جنگ بدر میں جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو خواب میں مشرکوں کی تعداد بہت کم دکھائی۔ اگر اللہ کافروں کی زیادہ تعداد دکھاتا تو مسلمانوں کے دلوں میں اُن کا رعب بیٹھ جاتا مسلمانوں کے درمیان اختلاف شروع ہو جاتا کہ آیا ان سے لڑیں یا نہ لڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو انتشار سے بچالیا اور کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے ہر بھید اور سینے کے ہر راز سے واقف ہے۔

آیت نمبر 44

وَإِذْ يَرْيَكُمُوهُمْ إِذِ التَّقِيْشُمْ فِيْ آغْيَبِكُمْ قَلِيْلًا وَيَقْلِلُكُمْ فِيْ آغْيَبِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا طَوَّانَ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧﴾

ترجمہ: اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا منظور تھا اسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔

مفہوم:

اس آیت میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ غزوہ بدر میں جب دونوں فوجیں میدان جنگ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئیں تو ابتدائی مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو مسلمانوں کی نظر میں کم کر کے دکھایا۔ اور مسلمانوں کو کفار کی نظر میں کم کر کے دکھایا۔ تاکہ ان دونوں میں سے کوئی فریق خوف کھا کر میدان سے پیچھے نہ ہٹے پائے۔ تاکہ ایسی جنگ ہو کہ بیرونی انسانیت کو حق اور باطل کے درمیان فرق معلوم ہو جائے۔ آخر میں مسلمانوں کو یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کی رضا پر راضی رہیں کیونکہ ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے کیونکہ کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔

قرآن مجید

سورۃ الانفال رکوع نمبر 5

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- مَضَّت کا معنی ہے۔
(الف) ہجوم (ب) گزر چکی (ج) جماعت (د) گروہ
- 2- یَوْمَ الْفُرْقَانِ کا معنی ہے:
(الف) آخری دن (ب) اہم دن (ج) فتح کا دن (د) فیصلے کا دن
- 3- یَوْمَ الْفُرْقَانِ کا معنی ہے:
(الف) آخری دن (ب) اہم دن (ج) فتح کا دن (د) فرق کرنے کا دن
- 4- الْعَذْوَةُ الدُّنْيَا کا معنی ہے:
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اس جانب (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 5- الْعَذْوَةُ الدُّنْيَا کا معنی ہے:
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اس کنارے (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 6- الْعَذْوَةُ الْقُضْوَى کا معنی ہے:
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اُس جانب (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 7- بِالْعَذْوَةِ الْقُضْوَى کا معنی ہے۔
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اُس کنارے (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 8- الزَّكْب کا معنی ہے:
(الف) لشکر جبار (ب) جھوٹی (ج) فوجی (د) قافلہ
- 9- لَفْشَلْنَم کا معنی ہے:
(الف) تم شکست کھاتے (ب) تم بھاگ جاتے (ج) تم ضرور ہمت ہار جاتے (د) تم کمزور ہو جاتے
- 10- لَفْشَلْنَم کا معنی ہے:
(الف) تم شکست کھاتے (ب) تم بھاگ جاتے (ج) نامردی دکھاتے (د) تم کمزور ہو جاتے
- 11- يَقْلِل کا معنی ہے:
(الف) کم کھلاتا تھا (ب) کم کر کے دکھاتا ہے (ج) دولت کی کمی (د) گرمی کی شدت
- 12- يَقْلِل کا معنی ہے:
(الف) کم کھلاتا تھا (ب) تھوڑا کر کے دکھاتا ہے (ج) دولت کی کمی (د) گرمی کی شدت

قرآن مجید

سورة الانفال رکوع نمبر 5

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

- 13- اے پیغمبر ﷺ! کفار کو کہہ دو اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو:
- (الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) انعام دیا جائے گا (د) دوزخ میں ڈالا جائے گا
- 14- اگر کفار روگردانی کریں تو جان لو کہ خدا حمایتی ہے:
- (الف) کفار کا (ب) انبیاء کا (ج) مومنوں کا (د) مشرکوں کا
- 15- ایمان والو! کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ باقی نہ رہے:
- (الف) کافر (ب) یہودی (ج) فتنہ (د) مشرک
- 16- لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کربئی ڈالے۔ تاکہ جو مرے:
- (الف) اسلام پر مرے (ب) ایمان پر مرے (ج) بصیرت پر مرے (د) دین پر مرے
- 17- اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو دکھایا:
- (الف) تھوڑی تعداد میں (ب) زیادہ تعداد میں (ج) کمزور کر کے (د) طاقتور کر کے
- 18- اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں۔۔۔۔۔ ہو جاتی۔
- (الف) تقدیم و تاخیر (ب) جلدی (ج) تاخیر (د) آسانی
- 19- سب کاموں کا رجوع صرف اس کی طرف ہے جو:
- (الف) بادشاہ ہے (ب) اللہ ہے (ج) خالق ہے (د) مالک ہے

اضافی سوالات

- 20- حق و باطل میں تمیز کرنے والی قوت کو کیا کہتے ہیں؟
- (الف) مسلمان (ب) کافر (ج) قربان (د) فرقان
- 21- مال غنیمت میں اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہے:
- (الف) پانچواں حصہ (ب) چھٹا حصہ (ج) آٹھواں حصہ (د) ساتواں حصہ
- 22- سورة انفال میں مال غنیمت اللہ، اس کے رسول ﷺ، اہل قربت، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کا کون سا حصہ ہے؟
- (الف) دوسرا (ب) تیسرا (ج) چوتھا (د) پانچواں
- 23- سنت الاولین کا معنی ہے:
- (الف) اگلے لوگوں کا طریق (ب) اگلے لوگوں کی کہانیاں (ج) انبیاء کے واقعات (د) جنگی واقعات
- 24- نعم المولیٰ کا معنی ہے:
- (الف) ساتھ دینے والا (ب) خوب حمایتی (ج) خوب مددگار (د) وفادار
- 25- نعم النصیر کا معنی ہے:
- (الف) ساتھ دینے والا (ب) خوب حمایتی (ج) خوب مددگار (د) وفادار

26- غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان کس جگہ خیمہ زن تھے؟

- (الف) بدر کے کنویں کے ساتھ
(ب) مدینہ کے باہر
(ج) وادی بدر کے درمیان
(د) وادی کے قریب کے ناکے پر

27- غزوہ بدر کے موقع پر کفار کس جگہ خیمہ زن تھے؟

- (الف) وادی کے بعید کے ناکے پر
(ب) مکہ کے باہر
(ج) وادی بدر کے درمیان
(د) وادی کے قریب کے ناکے پر

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

ج	10	ج	9	د	8	ج	7	ج	6	ج	5	ج	4	د	3	د	2	ب	1
د	20	ب	19	الف	18	الف	17	ج	16	ج	15	ج	14	ب	13	ب	12	ب	11
				الف	27	د	26	ج	25	ب	24	ب	23	د	22	د	21	الف	20

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

س1- سورة الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

ج- مال غنیمت کی تقسیم

۱- مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ کل مال غنیمت کے پانچ برابر حصے کیے جائیں۔ جن میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جائیں

۲- مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کے حصے سے مراد ہے نبی ﷺ، ان کے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، حاجت مندوں اور مسافروں کی امداد کے لیے مال رکھا جائے۔

س2- اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے کس کس خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے؟

ج- خصوصی انعام و احسان کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے درج ذیل خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے:

- ۱- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کرنے کے لیے فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائی۔
- ۲- مسلمانوں کی تسکین کے لیے ان پر نیند تاری کی۔ ان کے لیے آسمان سے بارش نازل فرمائی تاکہ وہ تازہ دم ہو جائیں۔
- ۳- اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو کفار کا لشکر تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ وہ ہمت نہ ہاریں اور ثابت قدم رہیں۔

س3- مفہوم بیان کریں: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ

ج- ”اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔“

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے حق کی سر بلندی تک باطل سے لڑتے رہو۔ یہ لڑائی اُس وقت تک جاری رہنی چاہئے جب تک ہر طرف دین اسلام کا بول بالا نہ ہو جائے۔ ہر طرف اللہ کی فرمانبرداری، وعدہ و انصاف کا قیام ہونے تک، ظلم و ستم اور نافرمانی کے خاتمے تک اللہ کی راہ میں قربانیاں دی جائیں۔ حق کی سر بلندی کی کوشش ایک جہد مسلسل ہے، اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس کی راہ پر چلانے میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک باطل کو شکست نہ ہو جائے۔

قرآن مجید

سورة الانفال رکوع نمبر 5

اضافی سوالات

- س4۔ سورة الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم لکھیں۔
ج۔ مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم
سورة الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں درج ذیل احکامات نازل ہوئے ہیں:
پہلا حکم: ”مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا مال ہے۔“
دوسرا حکم: ”(مومنو!) جان رکھو کہ جو چیز یعنی مال غنیمت کفار سے حاصل کرو۔ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا، اس کے رسول ﷺ کا اہل قرابت کا، یتیموں کا، محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔“
- س5۔ غزوہ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا جاتا ہے؟
ج۔ یوم الفرقان
فرقان کے لفظی معنی ہیں حق و باطل میں تمیز کرنے والا۔ یوم فرقان سے مراد بدر کا دن ہے۔ کیونکہ اس روز اللہ تعالیٰ نے کفار کی زیادہ تعداد اور اسلحے کے باوجود مسلمانوں کو فتح بخشی۔ اُس روز حق کو کامیابی ملی اور باطل ہار گیا۔
- س6۔ سورة الانفال میں فتنہ و فساد کے مکمل خاتمے تک جہاد کا کیا حکم دیا گیا؟
ج۔ فتنہ و فساد کے خاتمے کا حکم
مسلمانوں کی سورة الانفال میں کفر سے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا جب تک اس فتنے کا مکمل خاتمہ نہیں ہو جاتا اور ہر طرف اسلام کا بول بالا نہیں ہو جاتا۔ ارشاد باری ہے:
”اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کافساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ اور اگر باز آ جائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔“
- س7۔ مال غنیمت کے پانچویں حصے کے حقداروں کے نام لکھیں۔
ج۔ پانچویں حصے کے حقدار
سورة الانفال کی آیت کے مطابق مال غنیمت کے مندرجہ ذیل حقدار ہونگے:
۱۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ
۲۔ (رسول اللہ ﷺ کے) اہل قرابت
۳۔ یتیم
۴۔ مساکین
۵۔ مسافر
- س8۔ اگر خواب میں کفار کی تعداد کم نظر نہ آتی تو مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی؟
ج۔ مسلمانوں کی حالت
سورة الانفال میں اللہ نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا:
”اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کی تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے“

قرآن مجید

سورة الانفال رکوع نمبر 5

(گوجرانوالہ بورڈ: 2015)

9 س وَاللّٰهُ تَزَجَّعَ الْاَمُوْرُ كَا تَرْجَمَ لَكْمِیْنَ۔

ج۔ ترجمہ

”اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔“

10 س۔ اِنْ یَنْتَهَوْا اَوْرَ مَا قَدْ سَلَفَ كَعَمَانِیْ لَكْمِیْنَ۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اِنْ یَنْتَهَوْا: اگر وہ باز آجائیں

مَا قَدْ سَلَفَ: جو ہو چکا

11 س۔ اِنْ یَعُوْذُوْا اَوْرَ سَنَّتِ الْاَوَّلِیْنَ كَعَمَانِیْ لَكْمِیْنَ۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اِنْ یَعُوْذُوْا: اگر پھر کرنے لگیں گے

سَنَّتِ الْاَوَّلِیْنَ: اگلے لوگوں کا طریق

12 س۔ وَ قَاتِلُوْهُمْ اَوْرَ اِنْ تَوَلَّوْا كَعَمَانِیْ لَكْمِیْنَ۔

ج۔ الفاظ کے معانی

وَ قَاتِلُوْهُمْ: اور ان لوگوں سے لڑتے رہو

اِنْ تَوَلَّوْا: اور اگر روگردانی کریں

13 س۔ نَعْمَ الْمَوْلٰی اَوْرَ نَعْمَ النَّصِیْرُ كَعَمَانِیْ لَكْمِیْنَ۔

ج۔ الفاظ کے معانی

نَعْمَ الْمَوْلٰی: خوب حمایتی

نَعْمَ النَّصِیْرُ: خوب مددگار

14 س۔ سَلَمٌ اَوْرَ بِذَاتِ الضُّوْرِ كَعَمَانِیْ لَكْمِیْنَ۔

ج۔ الفاظ کے معانی

سَلَمٌ: بچالیا

بِذَاتِ الضُّوْرِ: سینوں کی باتوں سے

Free ILM .Com